

1 اقتصادی صورتحال

1.1 عمومی جائزہ

مالی سال 09ء کے دوران ملکی معیشت پر مختلف مسائل کے خاصے منفی اثرات مرتب ہوئے۔ گزشتہ مالی سال، گرانے کے دباؤ میں مستقل اضافے اور مالیاتی و جاری حسابات کے خسارے کی ریکارڈ سطح پر اختتام پذیر ہوا۔ مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں میں اس معاشی دباؤ میں زیادہ بگاڑ آیا۔ عالمی منڈی میں اجناس کی بلند قیمتوں، ملکی طلب کے دباؤ میں اضافے اور مالیاتی خسارے کی تسلیک کے مؤثر اثر کی وجہ سے گرانے کا دباؤ مسلسل بڑھتا گیا۔ طلب میں اضافے کے نتیجے میں پہلے سے غیر مستحکم جاری حسابات کا خسارہ بڑھ گیا۔

ملکی معیشت پر اس صورتحال کا اثر عالمی مالی بحران کی بنا پر اور بڑھ گیا جس سے عالمی مجموعی طلب شدید متاثر ہوئی، بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں سیالیت کم ہوئی اور سرمایہ کاروں کے اعتماد میں کمی آئی۔ پاکستان میں خالص سرمایہ کاری اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری سے قوم کی آمد میں تیزی سے کمی آئی اور عالمی سرمائے کی منڈیوں تک رسائی کافی دشوار ہو گئی۔ سرمائے اور مالی کھاتے کی وصولیوں میں کمی (مالی سال 09ء کے دوران خالص بیرونی سرمایہ کاری 51.1 فیصد کم ہوئی جبکہ گزشتہ سال اس میں 35.3 فیصد کمی ہوئی تھی) اور جاری حسابات کے خسارے میں اضافے کی وجہ سے ملکی زرمبادلہ کے ذخائر نمایاں طور پر گھٹ گئے، ملکی سیالیت میں شدید کمی آگئی اور گرانے میں مزید اضافہ ہو گیا (کیونکہ شرح مبادلہ کم ہو گئی)۔

حقیقی معیشت پر بگڑتے ہوئے معاشی اشاریوں کا شدید اثر ہونے لگا کیونکہ بلند گرانے کی وجہ سے قوت خرید تیزی سے ختم ہو گئی اور توانائی کے بحران (جس کا جزوی سبب قرضوں کی عدم ادائیگی یعنی شعبہ توانائی کے گردش قرضے تھے)، امن و امان کی غیر یقینی صورتحال اور ملکی بینکوں کی محتاط قرض گاری میں اضافے کی وجہ سے پیداوار پر بہت بڑے اثرات پڑے۔ معاشی عدم توازن کے بڑھنے اور زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے کمی کی وجہ سے معیشت کے لیے سنگین خطرات میں اضافہ ہو گیا جس سے اقتصادی حکام آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی ارٹنگمنٹ کی مدد سے بھرپور معاشی استحکام کے پروگرام کی تشکیل پر مجبور ہو گئے۔ یہ پروگرام سخت زری پالیسی کی مدد سے مؤثر مالیاتی سختی اور ٹیکس اصلاحات پر عملدرآمد پر مبنی ہے۔

معاشی پالیسی کے مقاصد میں (گرانے کے دباؤ پر قابو پانے کے لیے) ملکی اشیاء اور (درآمدات اور شرح مبادلہ کے دباؤ میں کمی لانے کے لیے) بیرونی اشیاء کی طلب گھٹانے کی خاطر زری سختی اور مالیاتی اقدامات نیز ساختی مشکلات کو ختم (یا کم) کرنے کے لیے دیگر اقدامات شامل ہیں۔

مالی سال 09ء میں معاشی استحکام پروگرام کے نتیجے میں نمایاں مالیاتی استحکام آیا۔ خاص طور پر مالی سال 09ء کے دوران مجموعی مالیاتی خسارہ کم ہو کر 680.4 ارب روپے ہو گیا جبکہ گزشتہ سال یہ 777.2 ارب روپے تھا۔ مالی سال 09ء کے دوران مالیات میں بہتری کے نتیجے میں جی ڈی پی کے فیصد کے لحاظ سے بجٹ خسارہ 2.4 فیصدی درجے کم ہو کر 5.2 فیصد رہ گیا (دیکھئے جدول 1.1)۔ مالیاتی توازن میں استحکام مجموعی اخراجات کی نمو میں تیزی سے کمی کی عکاسی کرتا ہے۔

مالی سال 09ء میں مالیاتی اخراجات میں کمی کی بنیادی وجہ زراعت کا خاتمہ اور اس کے ساتھ ترقیاتی اخراجات میں کمی تھی۔ حکومت نے تیل کی عالمی قیمتوں کی ملکی معیشت پر منتقلی کو بہتر بنایا¹ اور توانائی سے متعلق زراعت میں کمی کی۔ اس کے علاوہ گردش قرضے سے نمٹنے کے لیے بھی اقدامات کیے گئے کیونکہ اس کی وجہ سے شعبہ توانائی کی کمپنیوں میں سیالیت کم ہو گئی تھی، مشکلات سے دوچار بجلی کی فراہمی میں رکاوٹ آ رہی تھی اور ملکی پیداوار میں کمی ہو رہی تھی۔ ترقیاتی اخراجات میں کمی کے ذریعے مالیاتی استحکام کے قیام کا زیادہ خیر مقدم نہیں کیا گیا کیونکہ اس کا براہ راست اثر ذیلی گروپ تعمیرات پر پڑا اور وہ سست روی کا شکار ہو گیا۔

مالیاتی وزری پالیسیوں کا مقصد طلب کو محدود رکھنا تھا اور اس سے معیشت پر طلب کے مجموعی دباؤ میں نمایاں کمی آئی۔ مسلسل (گوکہ کم) معاشی عدم توازن، سرمایہ کاروں کے کمزور اعتماد، توانائی کی قلت اور ملکی مالی اداروں کے محتاط رویے سے مجموعی طلب میں کمی کو مزید تقویت ملی۔ اس کا اثر بڑے پیمانے کی اشیاء سازی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس شعبے کی نموم 08ء

¹ مثال کے طور پر مرس 09ء میں صنعتی استعمال کے لیے بجلی کے نرخوں میں 23.8 فیصد (بارہ ماہی حرکت پذیر اوسط) اضافہ کیا گیا جبکہ گزشتہ مالی سال میں 14.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے							
میں 09ء							
اصل	اہداف	میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء	میں 05ء	میں 04ء	
فیصد							
2.0	5.5	4.1	6.8	5.8	9.0	7.5	حقیقی جی ڈی پی (فیکٹر لاگت پر) ¹
4.7	3.5	1.1	4.1	6.3	6.5	2.4	زراعت
7.7	4.5	-6.4	7.7	-3.9	17.7	1.7	اہم فصلیں
-3.3	5.5	4.8	8.3	8.7	15.5	14.0	اشیاسازی
2-7.7	6.1	4.0	8.7	8.3	19.9	18.1	بڑے پیمانے کی اشیاسازی
3.6	6.1	6.6	7.0	6.5	8.5	5.8	شعبہ خدمات
20.8	11.0	12.0	7.8	7.9	9.3	4.6	صارف اشاریہ قیمت (میں 01=100)
22.7	-	14.2	9.4	7.8	11.1	6.0	حساس اظہاریہ قیمت (میں 1=100)
9.6	14.0	15.3	19.3	15.2	19.3	19.6	زری اثاثے (زری 2)
0.7	-	16.5	17.3	23.5	34.4	34.3	نئی شعبے کے قرضہ جات
-6.7	16.0	12.2	3.2	14.3	16.9	10.3	برآمدات (ایف او بی)
-12.9	6.5	30.9	6.9	38.8	32.1	27.6	درآمدات (سی آئی ایف)
12,425	-	11,399	15,646	13,122	12,598	12,389	زرمبادلہ کے سرکاری سیال ذخائر ³ (ملین امریکی ڈالر)
جی ڈی پی کا فیصد							
19.7	21.5	22	22.5	22.1	19.1	16.6	کل سرمایہ کاری
14.3	14.3	13.4	17.4	17.7	17.5	17.9	قوی بچتیں
14.1	14.7	14.6	14.9	14.2	13.8	14.1	مجموعی حاصل
9.2	10.7	10.2	10.2	9.9	9.7	9.8	گیس حاصل
19.3	19.5	22.1	19.2	18.15	17.2	16.4	میزانہ اخراجات
5.2	4.7	7.6	4.3	4.3	3.3	2.3	بجٹ خسارہ
-5.3	-	-8.4	-4.8	-3.9	-1.4	1.8	جاری حسابات کا توازن
29.4	-	31.8	29.9	30.1	32.8	35.1	ملکی قرضہ
31.5	-	29.5	27.0	28.2	31.3	34.4	بیرونی قرضہ
1.3	-	1.1	1.0	1.3	1.7	2.0	واضح واجبات
¹ مالی سال 09ء کے دوران جی ڈی پی میں شعبہ جاتی حصہ اس طرح ہے: زراعت (21.8 فیصد)، صنعت (24.3 فیصد) اور خدمات (53.8 فیصد)۔							
² جولائی تا جون میں 09ء شرح نمو منفی 8.2 ہے۔							
³ زرمبادلہ کے ذخائر بشمول ایف ای 25 امانتوں پر مطلوبہ نقد محفوظ / لازمی شرح سیالیت							
نوٹ: یہ اہداف سالانہ منصوبے، تجارتی پالیسی اور مالی سال 09ء کے بجٹ پر مشتمل ہیں۔							

کے آخری مہینوں میں منفی ہو گئی تھی اور پورے میں اس رجحان میں مزید اضافہ ہو گیا جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی کمی دیکھی گئی۔ میں 09ء میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی سالانہ نمو منفی 8.2 فیصد ہوئی اور حقیقی جی ڈی پی کی نمو کم ہو کر 2.0 فیصد ہو گئی جو گزشتہ آٹھ برسوں میں سب سے کم ہے۔

زری شعبے میں ہدف سے زیادہ نمو واقع نہ ہوتی تو ملکی معیشت مزید کمزور ہو سکتی تھی، حالانکہ کیمیائی کھاد کے استعمال میں کمی دیکھی گئی تاہم بلند نمو کا سبب زری پیداوار کے بلند نرخ اور سازگار موسم تھا۔ مالی سال 09ء میں جی ڈی پی کی مثبت نمو کے حصول کے لیے شعبہ زراعت کی کارکردگی بہت اہم تھی کیونکہ یہ تجارت میں اضافے، نقل و حمل اور ذخیرہ کاری کی سرگرمیوں کے ذریعے شعبہ خدمات کی نمو میں بھی مدد فراہم کرتا ہے۔ زری شعبے کی شاندار نمو سے اہم اجناس کی رسد میں نمایاں بہتری آئی جس کی وجہ سے غذائی گرانے کو قابو کرنے میں مدد ملی۔

مذکورہ بالا پیش رفت نومبر 2008ء سے خالص نجی شعبہ قرضہ جات کی نمویں تیزی سے کمی کے علاوہ جاری حسابات کے خسارے میں بھی کمی کی عکاسی کرتی ہے۔ م س 09ء کی دوسری ششماہی میں نجی شعبے کے قرضہ جات میں کمی ہوئی جس کے نتیجے میں 6.0 فیصد کی سالانہ خالص کمی ریکارڈ کی گئی اگرچہ عام طور پر سال کی دوسری ششماہی میں قرضوں کی واپسی ہوتی ہے تاہم م س 09ء کی دوسری ششماہی کے دوران قرضوں میں غیر معمولی کمی آئی۔ مزید اہم یہ کہ یہ وسیع البیاد کیفیت تھی کیونکہ (الف) م س 09ء کی دوسری ششماہی میں صنعتوں کی بڑی تعداد کی طرف سے قرضے واپس کیے گئے اور (ب) جاری مالکاری اور معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب میں کمی واقع ہوئی۔

مالیاتی استحکام اور نجی شعبے کی کمزور گرمیوں کے مشترکہ اثرات سے مالی سال 09ء میں زری رسد کی نمو کم ہو کر 9.6 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ سال اس میں 15.3 فیصد کی شاندار نمو ہوئی تھی۔² زری بنیادی نمو میں خاصی کمی واقع ہوئی اور مالی سال 09ء میں یہ کم ہو کر صرف 1.9 فیصد رہ گئی جبکہ مالی سال 08ء میں یہ 22.3 فیصد تھی۔ زری بنیادی نمو میں کمی کی بڑی وجہ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں کا تیزی سے کم ہونا ہے۔

کمزور مجموعی طلب کے علاوہ اشیا کی عالمی قیمتوں کا تاخیر سے اثر نومبر 2008ء سے جاری حسابات کے خسارے میں کمی کا سبب ہے تاہم ملکی معیشت پر اس کمی کی منتقلی کا اثر روپے کی قدر میں تخفیف کی وجہ سے زائل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی منڈی کے ساختی مسائل (مثلاً غیر مسابقتی منڈیاں اور ملک میں ایندھن کی کم قیمتوں کے باوجود نقل و حمل کے چارجز میں کمی نہیں کی گئی) اور کم عالمی قیمتوں کی وجہ سے ایندھن میں گرانی کی توقعات ختم (یا کمزور) ہو گئیں۔

اہم معیشتیں کمزور ہونے، اشیا کی عالمی قیمتیں گرنے اور ملک میں توانائی کی قلت کی وجہ سے برآمدات میں سست روی مایوس کن رہی لیکن غیر متوقع نہیں تھی۔ اسٹیٹ بینک نے برآمدی شعبے کی مدد کے لیے برآمدی مالکاری اسکیم میں رعایتی شرح پر 100 فیصد نو مالکاری کی سہولت فراہم کی تاکہ برآمدات کو سخت زری پالیسی کے اثر سے بچایا جاسکے۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ برآمدات میں نمایاں کمزوریوں کے باوجود اس شعبے کی کارکردگی درآمدات سے بہتر رہی، درآمدات میں م س 09ء کے دوران تیزی سے کمی دیکھی گئی۔ ایک اور مثبت تبدیلی بیرونی شعبے میں ہوئی۔ م س 09ء میں کارکنوں کی ترسیلات 7.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جو 21.1 فیصد اضافے کو ظاہر کرتی ہیں۔ ترسیلات میں اضافے اور تجارتی خسارے میں کمی کے نتیجے میں م س 09ء میں جاری حسابات کا خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کا 5.3 فیصد ہو گیا جبکہ گزشتہ سال یہ جی ڈی پی کے لحاظ سے 8.4 فیصد تھا۔ مالی انفراتفری اور عالمی کساد بازاری کی بنا پر براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے تحت بیرونی رقم کی آمد اور جزو دانی سرمایہ کاری میں کمی ہوئی۔ اس کے باوجود جاری حسابات کے خسارے میں مابانہ کمی، زرمبادلہ کے ملکی ذخائر میں اضافے اور پاکستان کے استحکام کی کوششوں پر آئی ایم ایف کی توثیق کے باعث مزید دو طرفہ اور کثیر جہتی مدد تک رسائی سے ملکی کرنسی پر اعتماد بحال ہوا۔

ان حالات کے نتیجے میں ملکی معیشت پر گرانی کے دباؤ میں کمی آنا شروع ہو گئی اور مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی میں تمام اہم قیمتوں کے اشاریوں میں کمی واقع ہوئی۔ خاص طور پر اگست 2008ء میں غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 34.1 فیصد کی بلند سطح پر پہنچنے کے بعد جولائی 2009ء تک کم ہو کر 10.5 فیصد رہ گئی۔ اسی عرصے میں عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 25.3 فیصد کی بلند سطح سے کم ہو کر 11.2 فیصد ہو گئی۔ مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران مسلسل برقرار رہنے والی قوی گرانی میں بھی کمی واقع ہوئی اور جنوری 2009ء سے اس میں کمی کا رجحان دیکھا جا رہا ہے۔ گرانی میں کمی کا سلسلہ 2009ء میں مزید زور پکڑ گیا۔ خاص طور پر گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال کم ہو کر 13.1 فیصد ہو گئی جبکہ اگست 2009ء میں یہ 25.3 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔

پورے سال میں گرانی کی سطح زیادہ تر بلند رہی اور سالانہ اوسط گرانی اپنے ہدف سے کافی زیادہ تھی۔ مثال کے طور پر م س 09ء میں گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 20.8 فیصد رہی جو گزشتہ سال 12 فیصد تھی اور اپنے سالانہ 11 فیصد کے ہدف سے کہیں زیادہ ہے۔ مالی سال 09ء میں قیمتوں کے تمام اشاریوں سے ناپی گئی سالانہ اوسط گرانی م س 76ء سے اب تک سب سے زیادہ ہے۔

معیشت میں گرانی کا دباؤ کمزور ہونے کے ساتھ مجموعی طلب میں کمی اور جڑواں خسارہ کم ہونے کے باعث بالآخر اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی میں نرمی لانے کا فیصلہ کیا۔ اس لیے 2009ء میں دوسرے پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ کو کم کیا گیا۔ اپریل اور اگست 2009ء میں سو سو پینس پوائنٹس کمی کی گئی۔

² نتیجتاً جی ڈی پی کے لحاظ سے زری بیق کم ہو کر 39.2 فیصد ہو گیا جو کہ گزشتہ سات برسوں میں کم ترین سطح ہے۔

بعض تجزیہ کاروں کی جانب سے یہ کہا جا رہا ہے کہ چونکہ گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں 14.2 فیصدی درجے کی کمی ہوئی اور وہ اگست 2008ء میں 25.3 فیصدی بلند سطح سے گر کر جولائی 2009ء میں 11.2 فیصد یعنی 19 ماہ کی سب سے نچی سطح پر آگئی اس لیے اسٹیٹ بینک کو پالیسی ریٹ کو زیادہ جارحانہ انداز اور خاص طور پر مسلسل کمزور نمونہ کو دیکھتے ہوئے کم کرنا چاہیے۔ تاہم بحالی کو درپیش خطرات کی وجہ سے اسٹیٹ بینک زیادہ محتاط زرعی اقدامات کرنے پر مجبور ہے۔ یہ خطرات درج ذیل ہیں:

1- کچھ سست روی آنے کے باوجود قومی گرائی بدستور بلند ہے جو کہ معیشت میں گرائی کے دباؤ کو برقرار رکھنے کا اشارہ دے رہی ہے۔ مزید یہ کہ ماہ بہ ماہ گرائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرائی کا دباؤ دوبارہ بڑھ رہا ہے۔

2- اشیاء کی عالمی قیمتوں خاص طور پر خام تیل اور پام آئل میں ہونے والا حالیہ اضافہ ملکی گرائی کی توقعات بڑھا سکتا ہے۔ یکم ستمبر 2009ء سے اہم ایندھن کی ملکی قیمتوں کا بڑھنا اور اس کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں اضافہ ان خطرات کی سنگینی کا اظہار کرتا ہے۔

3- ملکی اشیاء سازی کے شعبے میں متوقع بحالی کے ساتھ عالمی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے بیرونی عدم توازن پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ اس کی مثال جولائی 2009ء میں درآمدی نمونہ کی معمولی بحالی ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بین الاقوامی مالی حالات سازگار نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کو جاری حسابات کے کم خسارے کو پورا کرنے میں بھی مشکلات کا سامنا ہوگا۔ اگر زرمبادلہ کی متوقع وصولیوں میں انحطاط آیا یا جاری حسابات کا خسارہ بڑھا تو یہ چیلنج مزید دشوار ہو جائے گا۔

4- کمزور مالیاتی صورتحال کے ساتھ کم ہونے والے اخراجات (کیونکہ اہم شعبوں جیسے انفراسٹرکچر کی ترقی اور بے گھر افراد کی آباد کاری پر اخراجات میں اضافے کی ضرورت ہے) اور محاصل کے اہداف سے انحراف کے خطرے کے باعث مجموعی معاشی استحکام خطرے سے دوچار ہے۔

ٹیکس محاصل میں کمی اور جاری اخراجات سے تجاوز کے مشترکہ اثر کی وجہ سے مالی سال 09ء میں مالیاتی خسارے سے وابستہ توقعات پوری نہ ہو سکیں۔ مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی 7.5 فیصد سے کم کر کے 4.3 فیصد ہونے کی توقع کی گئی تھی۔ یہ بات اہم ہے کہ پاکستان کے شمالی حصے میں فوج کے آپریشن اور اس کے نتیجے میں بے گھر افراد کی بحالی جیسے غیر متوقع حالات کی وجہ سے یہ انحراف ناگزیر تھا۔

معاشی استحکام پروگرام کے نتیجے میں اہم اظہاریوں میں خاصی بہتری آئی ہے جبکہ بیرونی حالات بھی موافق رہے اور اس سے استحکام کی پالیسیوں میں بتدریج تبدیلی لانے کے لیے مضبوط بنیادیں فراہم ہو گئیں جس سے معاشی نمونہ کی بحالی میں مدد ملے گی۔ تاہم معیشت میں آنے والی بہتری ابھی کمزور ہے جو کسی بھی دھچکے یا اصلاحات پر عمل درآمد میں ناکامی کی صورت میں غیر مؤثر ہو سکتی ہے۔

1.2 مستقبل کے امکانات

م 10ء میں معیشت بتدریج بحال ہو رہی ہے اور جی ڈی پی کی نمونہ ہدف 33 فیصد کے قریب رہنے کا امکان ہے (دیکھئے جدول 1.2)۔ بحالی کی کئی علامات ہیں: (الف) جولائی 09ء کے دوران درآمدات میں اضافہ جو ملکی طلب میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے (ب) جون 09ء تک بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی سال بسال نمونہ صرف 4.4 فیصد کی کمی واقع ہوئی جبکہ مارچ 09ء میں سال بسال 20.7 فیصد کمی ہوئی تھی، اور (ج) گردش قرضوں کے مسئلہ کو حل کرنے سے تیل اور توانائی کے شعبے میں پیداواری سرگرمیوں میں مدد ملے گی۔

معیشت میں متوقع بحالی سے سامان کی ذخیرہ کاری میں مدد مل سکتی ہے اور اہم معیشتوں کی صورتحال بہتر ہونے سے برآمدات میں اضافہ ہوگا۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی پیداوار میں مثبت نمو کا امکان ہے۔

گذشتہ دو برسوں میں ہونے والی پیش رفت اور کمزور عالمی معیشت سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستانی معیشت کی پائیداری کا محرک زراعت کے شعبے سے ہی آنا چاہیے۔ سازگار

جدول 1.2: اہم معاشی اظہار			
م 10ء		م 09ء	سالانہ منصوبہ کے اہداف
شرح موقوفہ میں			
جی ڈی پی	2.0	3.3	2.5-3.5
اوسط صارف اشاریہ قیمت گرانی	20.8	9.0	10.0-12.0
زری اعاشے (زر)	9.6	-	12.0-13.0
ارب ڈالر			
کارکنوں کی ترسیلات	7.8	7.0	7.5-8.5
برآمدات (ایف او بی۔ بی او پی اعداد و شمار)	19.2	19.9	18.0-19.0
درآمدات (ایف او بی۔ بی او پی اعداد و شمار)	31.7	28.7	30.5-31.5
فیصدی ڈی پی			
مالیاتی خسارہ	5.2	4.9	4.7-5.2
جاری حسابات کا خسارہ	5.3	5.3	4.7-5.2

نوٹ: مالیاتی و جاری حسابات کے خسارے اور جی ڈی پی کے اہدائی تناسبات م 09ء کی بجٹ دستاویز میں نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں جبکہ ان کی پیش گوئیاں سال کی تین شدہ (بلند تر) نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔

موسمی حالات، زرعی اشیاء کی بلند قیمتوں اور معاون حکومتی پالیسیوں کے باعث زرعی شعبے کی کارکردگی مالی سال 10ء میں اپنے ہدف کے قریب رہنے کی توقع ہے۔ اس شعبے میں وسط تا طویل مدت میں نمو کے وسیع امکانات ہیں اور اس کے لیے شعبے میں بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہے تاکہ پیداوار میں بہتری لائی جائے، کٹائی کے بعد نقصانات کو کم کیا جائے، پانی کے بہتر انتظام اور قدر اضافی کو بڑھایا جاسکے۔ اس سرمایہ کاری سے ملک میں غذائی تحفظ یقینی ہوگا (دیکھئے پاکس 1.1)، گرانی کا دباؤ نیچے لانے میں مدد ملے گی، درآمدی بل میں کمی آئے گی، برآمدات میں نمایاں اضافہ ہوگا اور ساتھ ہی روزگار بڑھے گا۔

مزید برآں حالیہ مہینوں میں گرانی میں تیزی سے کمی کی وجہ سے تقابلی قیمتوں کی غیر یقینی کیفیت میں کمی ہوئی ہے اور سرمایہ کاری کی طلب میں اضافہ ہو گا۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک کی حالیہ پیش گوئی کے مطابق مالی سال 2010ء میں اوسط سالانہ گرانی کم ہو کر 10 سے 12 فیصد رہنے کا امکان ہے تاہم جیسا کہ ذکر ہوا آئندہ گرانی کی صورتحال خاصے خطرے سے دوچار ہو سکتی ہے۔ یہ مالی سال 2010ء کے ہدف 9 فیصد سے معمولی سی زیادہ ہے لیکن مالی سال 2009ء کے 20.8 فیصد کے مقابلے میں خاصی بہتری کی عکاسی کرتی ہے۔

پاکس 1.1: غذائی تحفظ

مالی سال 08ء کے دوران اشیاء کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے ترقی پذیر ممالک پر منفی اثرات مرتب ہوئے جن میں زیادہ تر خوراک درآمد کرنے والے ممالک ہیں اور جن کے پاس زراعت دینے کے وسائل محدود ہیں۔ اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کا آغاز خام تیل کے نرخوں میں تیزی کے ساتھ اضافے سے ہوا تاہم ان نرخوں کا اثر غذائی اجناس تک تیزی سے پھیل گیا جس کی وجوہات حیاتی ایندھن کی طلب میں اضافہ، بڑے پیداواری ممالک میں اہم غذائی اناج کی پیداوار میں کمی، بڑی آبادی والی اور ابھرتی ہوئی ایشیائی معیشتوں کی طرف سے زرعی اشیاء اور گوشت کی بلند طلب اور اس کے نتیجے میں چارے کی بڑھتی ہوئی ضرورت تھیں۔ غذائی اجناس کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا جس سے خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں معاشی بحران پیدا ہو گیا۔ ان ممالک نے بڑھتی ہوئی قیمتوں پر قابو پانے کے لیے مختلف اقدامات کیے تاہم بحران میں شدت آگئی۔

جن ممالک کے پاس اضافی خوراک تھی انہوں نے بھی برآمدات پر پابندی لگا دی یا کم سے کم برآمدی قیمت مقرر کر دی تاکہ ملک میں خوراک کی رسد بہوار رہنے کے ساتھ ساتھ کھلی قیمتوں میں استحکام رہے (تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ 2007-08ء جلد اول میں پاکس 3.1 ملاحظہ کیجیے)۔ زیادہ تر درآمدات پر انحصار کرنے والے ممالک نے غذائی اشیاء کی بلند قیمتوں کا اثر زائل کرنے کے لیے درآمدی ڈیوٹی ختم کر دی تاہم مخصوص اجناس کی طلب بدستور رہی جس سے عالمی قیمتوں پر دباؤ مزید بڑھ گیا۔ ان احتیاطی اقدامات سے نہ صرف عالمی تجارت کے لیے غذائی اجناس کی دستیابی کم ہو گئی بلکہ اس سے اس بات کی اہمیت میں اضافہ ہو گیا کہ ہر ملک اپنی ضرورت کی غذا کا تحفظ کرے۔

خوراک و زراعت کے ادارے کی حالیہ رپورٹ کے مطابق زرعی اجناس کی 2006-1997ء کی اوسط قیمتوں کے مقابلے میں اگلے دس برسوں میں ان کے نرخ 30-10 فیصد بڑھ جائیں گے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ قیمتوں میں اضافے کی طویل مدتی وجوہات آبادی میں اضافہ، ابھرتی ہوئی معیشتوں میں سب سے متوسط طبقے کی غذائی عادات میں تبدیلی، اور حیاتی ایندھن بنانے کے لیے اناج اور تیل کے بیجوں کی طلب میں اضافہ ہیں۔ اس کے علاوہ تجزیہ کاروں کو مستقبل میں اناج کی پیداوار میں کمی کا خدشہ ہے مثلاً 2009-10ء میں عالمی اناج کی رسد میں 2.5 فیصد کمی کا امکان ہے۔³ غذائی اشیاء کی قیمتوں پر اثر ڈالنے والے دیگر عوامل موسمیاتی تبدیلی، گرمی کی عالمی شدت اور تبدیلی ہوتا ہوا موسمی چکر بھی ہیں، مثلاً بھارت میں کم مون سون بارشوں اور برازیل میں شدید مون سون بارشوں کی وجہ سے حال میں شکر کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔

غذائی تحفظ کے لحاظ سے کچھ امیر ممالک بشمول سعودی عرب، جاپان اور جنوبی کوریائے ترقی پذیر ممالک میں زرخیز زمین کے حصول میں سرمایہ کاری کا آغاز کیا ہے تاکہ اہم اجناس کی رسد کو بہتر بنایا جائے اور درآمدات پر انحصار کم کیا جائے۔ اس کے علاوہ جی این ایم اے نے کہا ہے کہ وہ غذائی تحفظ کے اقدامات کا اعلان کریں گے جس کے تحت زرعی ترقی کے لیے ترقی پذیر ممالک کو اگلے تین برسوں میں 12 ارب ڈالر سے زائد دیے جائیں گے۔

اس پس منظر میں بڑا زرعی شعبہ رکھنے والے پاکستان جیسے ممالک کے لیے غذائی تحفظ کو یقینی بنانا آسان ہے، اس کے لیے زرعی شعبے میں نمایاں سرمایہ کاری ضروری ہے۔ خاص طور پر پاکستان کے لیے یافت میں اضافے کی ضرورت ہے کیونکہ موجودہ یافت گنجائش سے کم ہے۔ زراعت میں مشینوں کے استعمال، کٹائی کے بعد نقصانات میں کمی، پانی کے بہتر

³ عالمی غلہ کونسل کی مارکیٹ رپورٹ نمبر 392: gmrsomme.pdf:392 http://www.igc.org.uk/en/downloads/gmrsummary/

انتظام، تصدیق شدہ بیجوں کے زیادہ استعمال، کھاد کے متوازن استعمال، زرعی پیداوار کی موثر مارکیٹنگ (مثلاً مستقبل کی موثر منڈیاں)، ادارہ جاتی قرضوں تک آسان رسائی، انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری، ذرائع نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور غذا کی پروسیسنگ جیسے شعبوں سے کام کا آغاز کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے ملک کے پاس وافر غذائی اجناس پیدا کرنے اور برآمدات بڑھا کر زرمبادلہ کمانے کی زبردست صلاحیت موجود ہے۔ ذریعہ مصنوعات، اناج، پھل، سبز یوں، مچھلی اور اس کی مصنوعات کی برآمد میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ تاہم بیرونی منڈیوں میں جگہ بنانے کے لیے بیکنگ میں سرمایہ کاری اور حفظان صحت کا معیار بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

بیرونی شعبے میں بھی حالیہ مثبت رجحانات کے جاری رہنے کی توقع ہے۔ خاص طور پر توانائی کے بحران میں کمی اور شرح مبادلہ کے سازگار رجحانات کی مدد سے برآمدات میں معمولی اضافے کا امکان ہے۔ اسی طرح باضابطہ نظام کے تحت رقوم کی آمد میں اضافہ اور مبادلہ کمپنیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کے کڑیک ڈاؤن کے نتیجے میں ترسیلات میں نمو کی بلند سطح جاری رہے گی۔ حال ہی میں پاکستان کی معاشی صورتحال میں استحکام سے رقوم کی آمد پھر سے شروع ہو گئی ہے، تاہم خطرات اب بھی ہیں کیونکہ درآمدات کی بحالی ہونے کا امکان ہے اور اس کے علاوہ یہ خدشات ہیں کہ زرمبادلہ کی متوقع کچھ رقوم نہ آسکیں یا آنے میں تاخیر ہو جائے۔

حالیہ عالمی بحران کی وجہ سے طویل مدت کے لیے عالمی تجارت و کاروبار میں نمایاں تبدیلیاں ابھی جاری ہیں۔ کئی ایشیائی معیشتیں اس وقت پیداوار کے نقصانات کا شکار ہیں کیونکہ ان کا انحصار اہم مغربی معیشتوں پر تھا اس لیے اب یہ اپنی برآمدات میں نمو کے ماڈلز پر سوالات اٹھا رہی ہیں اور علاقائی تجارت پر زیادہ توجہ دے رہی ہیں۔ پاکستان کو ان تبدیلیوں میں شامل ہونا چاہیے کیونکہ نئی تجارتی منڈیوں اور روابط استوار کرنے اور برآمدات کو متنوع بنانے کے لیے یہ ضروری ہے۔

مختلف شعبوں کو دی جانے والی رعایت سے گریز کر کے اور شعبے کے ساختی اور مخصوص مسائل کو حل کرنے کی طرف زیادہ توجہ دے کر ملکی برآمدی کارکردگی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔⁴ اس کے علاوہ توانائی کے بحران کے جلد حل اور مادی و انسانی سرمائے کی بنیاد میں بہتری سے ملکی برآمدی مسابقت میں متواتر اضافے کا امکان ہے۔ اس سے کارکردگی کی خامیوں میں بھی کمی آئے گی۔

حکومت کو مالیاتی ہدف کے حوالے سے بھی خاصے خطرات کا سامنا ہے۔ اخراجات کی طلب مسلسل بڑھ رہی ہے اور معاشی سست روی اور پست درآمدی نمو کے نتیجے میں محاصل کے ہدف میں غیر یقینی کیفیت بڑھتی جا رہی ہے۔ اسی لیے حکومت کو ٹیکس بنیادوں کو وسیع کرنے اور مالیاتی خسارے کو پائیدار سطح تک لانے کے لیے بھرپور اقدام کی ضرورت ہے۔ کمزور معاشی صورتحال جس میں ڈی پی او ٹیکس کے تناسب میں اضافہ کرنا مشکل ہوگا لیکن اس کا آغاز کرنے میں تاخیر مناسب نہ ہوگی۔ مزید برآں، ٹیکسوں کا بوجھ مساوی ہونا چاہیے اور اسے معیشت کے مختلف شعبوں خاص طور پر خدمات اور زراعت تک پھیلا نا چاہیے۔ اہم معاشی سرگرمیوں خاص طور پر خدمات کے شعبے جیسے تھوک و خوردہ تجارت، ہوٹلوں اور ریسٹورانوں، تمام پیشہ ورانہ مشاوری خدمات، نقل و حمل وغیرہ میں دستاویزات کا استعمال ضروری ہے۔ ایک خاص وقت کے بعد ان کی فروخت کے حجم اور مختلف اداروں کی آمدنی کی مدد سے ڈیٹا میں تیار کرنے میں مدد ملے گی۔

اسی طرح اخراجات کی ساخت کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ جاری اخراجات عام طور پر نفع بخش نہیں ہوتے جنہیں کم کر دینا چاہیے جبکہ انسانی اور طبیعتی انفراسٹرکچر پر خرچ میں اضافہ کرنا چاہیے۔ ترقیاتی اخراجات میں اضافے سے پیداوار میں اضافہ ہوگا جس سے نجی سرمایہ کاری بڑھے گی اور کاروبار کرنے کی لاگت میں کمی آئے گی۔ یہاں اس بات کا ذکر اہم ہوگا کہ دیگر مقامی معیشتوں کے مقابلے میں موجودہ سرمایہ کاری بلحاظ جی ڈی پی کا تناسب خاصا کم ہے۔ قومی بچتوں کے رجحانات زیادہ پریشان کن ہیں جو کہ ملک میں ہونے والی معمولی سی سرمایہ کاری کے لیے بھی کافی نہیں ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ملک کے معاشی عدم توازن میں بچتوں کی کم شرح کا اہم حصہ ہے۔

بلند مالیاتی خسارے کا مسئلہ اس خسارے کو پورا کرنے کے لیے محدود ذرائع کی وجہ سے اور بھی پیچیدہ ہو گیا ہے۔ مالی سال 09ء کے دوران نجی قرضہ جات کی طلب میں کمی (اور خطرے سے گریز اس بینکوں) کی وجہ سے حکومت کو یہ خسارہ پورا کرنے میں مدد ملی تاہم اس صورتحال کے برقرار رہنے کا امکان نہیں ہے۔ اس لیے عالمی مالی بحران کے پیش نظر پاکستان میں بچت کے کلچر کو فروغ دینے اور بچت اداروں کی تشکیل بہت ضروری ہے۔ مالی سال 07ء سے ترقی پذیر ملکوں میں سرمائے کی آمد میں کمی ہونا شروع ہو گئی تھی جو آئندہ چند

⁴ تفصیلات کے لیے برآمدات کا سیکشن دیکھئے

برسوں تک جاری رہے گی۔ پاکستان جیسا ملک جو معاشی عدم توازن کا شکار ہے اسے مناسب دام میں عالمی سرمائے کی منڈی تک رسائی میں مشکلات پیش آئیں گی۔ اس لیے سرمایہ کاری کی ضرورت پوری کرنے کے لیے ملکی پچتوں میں اضافہ ناگزیر ہے۔ پچتوں میں اضافے کے لیے پچت کے ادارے تعمیر کرنے ہوں گے جن میں پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ جمع ہو سکیں۔ علاوہ ازیں پچت پر مسابقتی منافع دینے اور عوامی شرکت بڑھانے کے لیے مؤثر ثانوی قرضہ منڈی درکار ہے خصوصاً قابل تجارت حکومتی پپرز کے لیے۔ اس سے ایک ضمنی فائدہ یہ بھی ہوگا کہ بینکاری نظام کی کارکردگی اور زرعی پالیسی کی ترسیل میں بھی بہتری آئے گی۔

1.3 خلاصہ

1.3.1 حقیقی پیداوار کا شعبہ

میں 09ء میں پاکستان کی معاشی نمو مزید سست ہو کر 2 فیصد ہو گئی جبکہ مالی سال 07-02ء عرصے میں سالانہ اوسط شرح نمو 6.8 فیصد اور میں 08ء میں 4.2 فیصد رہی تھی۔ مذکورہ کی کا سبب بلند گرائی اور صارفی قرضہ منڈی میں مندی، توانائی سے متعلق پیشتر زراعت میں تخفیف، سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگراموں میں سست روی اور توانائی کی قلت کی وجہ سے ملکی طلب کا کمزور ہونا ہے۔ میں 08ء کی طرح میں 09ء میں بھی جی ڈی پی کی نمو میں سست روی کا بڑا سبب سرمایہ کاری کی طلب تھی جو بڑھتی ہوئی بدامنی اور میں 09ء کے ابتدائی مہینوں میں معاشی عدم توازن کی وجہ سے رونما ہوئی۔ سرکاری صرف میں بھی کمی واقع ہوئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی استحکام کی کوششوں کے نتائج برآمد ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ میں 09ء کے دوران سازگار موسمی حالات اور متوقع بلند قیمتوں کے باعث شعبہ زراعت میں تیزی کی وجہ سے جی ڈی پی میں نمو کو کچھ مدد ملی۔

زراعت

مالی سال 09ء میں زرعی شعبے کی شاندار کارکردگی جی ڈی پی کی بھرپور نمو کا باعث بنی۔ ذیلی شعبوں فصلوں اور گلہ بانی میں ہدف سے زائد نمو ہوئی۔ بلند نرخوں اور سازگار موسم کی وجہ سے فصلوں کی نمو متاثر کن نموری، چنانچہ کھاد کے نرخوں اور نہری پانی کی کم دستیابی کے حوالے سے بے یقینی کم ہو گئی۔ خام مواد کے کم استعمال کی عکاسی کھاد کے استعمال کی سست نمو اور اس حقیقت سے ہوتی ہے کہ مالی سال 09ء کے دوران زرعی قرضے کی تقسیم میں نمو کم ہو گئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 09ء میں اگر حالات و موسم سازگار ہوتے تو مزید مستحکم یافت ہو سکتی تھی۔

مالی سال 09ء کے دوران زرعی نمو کا اہم ترین پہلو تین بڑی فصلوں (گندم، چاول، مکئی) کی ریکارڈ پیداوار ہے جس سے دوران سال اہم فصلوں کی پیداواری نمو 4.5 فیصد ہدف کے مقابلے میں 7.7 فیصد کی شاندار سطح پر رہی۔ کیٹولا، پیاز، آم اور بعض دالوں جیسی فصلوں کی پیداوار کم ہونے کے باوجود چھوٹی فصلوں کی نمو متاثر کن رہی۔ میں 09ء میں چھوٹی فصلوں میں 3.6 فیصد نمو ہوئی جو کہ 2 فیصد ہدف سے زائد تھی۔

اسی طرح ذیلی شعبہ گلہ بانی میں 3.7 فیصد نمو 3.2 فیصد سالانہ ہدف سے زائد رہی۔ اس کی وجہ منڈی کے مثبت جذبات یعنی قیمتوں اور طلب دونوں کا مستحکم رہنا ہے، دوسرے سازگار موسم سے بھی تقویت ملی۔ اس سال مرغابی اور گلہ بانی وائرس کے کسی بڑے حملے سے محفوظ رہے اور اس ذیلی شعبے کو مومن سون طویل ہونے اور سرمائی بارشوں کی بنا پر آب پاشی سے محروم کھیتوں میں چارے کی بہتر دستیابی سے بھی فائدہ پہنچا۔

صنعت

میں 09ء کے دوران صنعتی شعبے کی غیر معمولی کمزور کارکردگی کا سبب زیادہ تر ملکی حالات تھے۔ سلامتی اور امن وامان کی بدتر صورتحال اور آمدنی گھٹنے اور قرضے سکڑنے سے اہم صارفی مصنوعات کی طلب گر گئی، اس لیے بھی معیشت متاثر ہوئی۔ ساختی مسائل نے توانائی کی شدید قلت، گردش قرضے وغیرہ کی شکل میں معیشت کو سخت نقصان پہنچایا۔ مزید خرابی یہ ہوئی کہ 1930ء کی دہائی کے بعد پہلی مرتبہ عالمی کساد بازاری سے برآمدی صنعتیں اس قابل نہ رہیں کہ ملکی طلب کی تلافی کر سکیں۔ میں 09ء کے دوران کان کنی اور کوہ کنی کے سوا، صنعت کے تمام اہم ذیلی شعبوں کی پیداوار کم ہوئی۔ زیادہ تر کمی کا سبب بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کا ذیلی شعبہ تھا جس میں پہلی بار میں 09ء کے دوران کمی دیکھی گئی۔ اس ذیلی شعبے میں کمی کا بڑا حصہ صارفی مصنوعات اور شکر کی صنعت میں مرکوز رہا۔ ان دو ذیلی شعبوں کو الگ کر دیا جائے تو بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے اشاریے میں 0.7 فیصد کی معمولی بہتری نظر آئی۔

م 09ء کے دوران تعمیرات کے شعبے میں 10.8 فیصد کمی ہوئی جو 37 برس میں سب سے بڑی کمی ہے۔ سال کے پہلے آٹھ ماہ کے دوران تعمیراتی سامان کی قیمت میں تیزی سے اضافے کے علاوہ پی ایس ڈی پی کی رقوم میں نمایاں کمی اور مالکاری کی سہولتوں کی قلت کے باعث تعمیراتی سرگرمیاں بہت کم ہو گئیں۔

کانکنی اور کوہ کنی کے شعبے میں مالی سال 08ء کے دوران جو بحالی دیکھی گئی تھی وہ مختصر ثابت ہوئی اور مالی سال 09ء کے دوران اس شعبے کے زوال کا رجحان جاری رہا اور اس کی نمو 3.1 فیصدی درجے کم ہو گئی جو کہ گیارہ برسوں میں سب سے پست سطح ہے۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا شعبہ ناسازگار ملکی و عالمی حالات میں اپنی کارکردگی برقرار نہ رکھ سکا اور اس میں 8.2 فیصد کمی نمایاں کی واقع ہوئی۔ پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو (سال بسال) لگا تار تیرہ مہینے (جون 08ء تا جون 09ء) منفی رہی۔ اس شعبے میں برآمدی صنعتوں کی پیداوار قدرے مستحکم رہی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شعبے کی وسیع البیادگی کے اسباب ملکی تھے۔

خدمات

شعبہ خدمات میں م 09ء کے دوران 3.6 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ آٹھ برسوں کی سب سے کم نمو ہے۔ مزید یہ کہ شعبہ خدمات مسلسل دوسرے سال، م 09ء میں بھی نمو کا ہدف پورا نہ کر سکا تاہم م 08ء کی نسبت م 09ء میں پیداوار میں کمی زیادہ بڑی تھی۔ اہم بات یہ کہ حالیہ برسوں کی بلند نمو کے مقابلے میں کمی کی نہ صرف رفتار زیادہ تھی بلکہ تقریباً تمام ذیلی شعبوں میں یہ کمی نمایاں تھی۔

اگرچہ صنعتی شعبے کی کمزور سرگرمیوں سے تھوک اور خردہ تجارت کم ہوئی تاہم شعبہ خدمات کی نمو کو سب سے بڑا دھچکا ذیلی شعبوں نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات کی کمزوری نیز مالیات اور بیمے کی کمزور نمو سے لگا۔ موبائل کمپنیوں میں سخت مسابقت ہے، دوسرے ان پر عائد ٹیکس بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے انہیں کم آمدنی ہوئی اور مواصلات کے ذیلی شعبے کی نمو بھی کم ہو گئی، جبکہ م 09ء کی پہلی ششماہی میں غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ (جس سے تموین کے اخراجات بڑھ گئے) اور بازار سرمایہ کا عدم استحکام مالیات اور بیمے کی قدر اضافی میں اچانک کمی کی بڑی وجوہات تھیں۔

سرمایہ کاری اور بچت

مالی سال 09ء کے دوران سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا تناسب بدامنی اور بکلی کے جاری بحران کے باعث مسلسل دوسرے سال گرا اور 19.7 فیصد رہ گیا۔ معیشت کے انتہائی تیز نمو کے حامل شعبے میں نجی سرمایہ کاری کو مست کرنے میں مالیاتی اقدامات بھی ذمہ دار تھے۔⁵ چنانچہ مالی سال 09ء کے دوران مجموعی سرمایہ کاری 6.5 فیصد کم ہو گئی جو 40 سال میں سب سے بڑی کمی ہے۔

بچت کی شرح (قومی بچت اور جی ڈی پی کا تناسب) م 08ء میں کمی کے بعد م 09ء میں معمولی سی بہتر ہوئی تاہم م 2000ء تا 07ء کی اوسط 17.7 فیصد سے خاصی کم رہی۔ دوران مالی سال بچت کی شرح پچھلے سال کی 13.4 فیصد سے بڑھ کر 14.3 فیصد ہو گئی۔ اس بہتری کا سبب مالیاتی استحکام ہے کیونکہ م 09ء میں سرکاری بچت بڑھ کر جی ڈی پی کا 1.2 فیصد ہو گئی جبکہ م 08ء میں 1.8 فیصد بے بچتی ہوئی تھی۔ اس کے برخلاف نجی بچت مسلسل دوسرے سال کم ہو کر جی ڈی پی کا 13.2 فیصد رہ گئی جو م 99ء سے اب تک کی کم ترین سطح ہے۔

بچت اور سرمایہ کاری کا فرق م 08ء میں جی ڈی پی کے 8.6 فیصد ریکارڈ تک پہنچنے کے بعد م 09ء کے دوران 3.2 فیصد کم ہو گیا۔ اس کی وجہ دو عوامل کا مجموعی اثر ہے، یعنی بچت اور جی ڈی پی کے تناسب میں اضافہ اور سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے تناسب میں کمی۔ بد قسمتی سے فرق میں اس کمی میں زیادہ کر دار سرمایہ کاری کی شرح میں تیزی سے کمی کا تھا، بجائے اس کے کہ بچت کی شرح میں نمایاں اضافہ ہوتا۔

⁵ مثال کے طور پر ٹیلی مواصلات کی خدمات پرنکسوں (فیڈرل ایکسٹرنیوٹی اور سٹریٹس) میں اضافہ۔

1.3.2 قیمتیں

مالی سال 09ء میں ملکی معیشت میں گرانی کا دباؤ کم ہونا شروع ہو گیا۔ قیمتوں کے تمام اہم اشاریے صارف اشاریہ قیمت، تھوک اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ اگست 2008ء میں بلند ترین سطح پر پہنچ گئے تھے جس کے بعد ان میں مستقل کمی دیکھی گئی۔ گرانی میں کمی کی کئی ممکنہ وجوہات ہیں: (الف) اشیا کی عالمی قیمتوں میں کمی کا اثر، (ب) ملکی طلب میں کمی جو مالیاتی استحکام، مالیاتی خسارے کی تسلیک پر پابندی اور زری سختی کے تاخیر سے ظاہر ہونے والے اثرات کی وجہ سے آئی۔ ان سب کے مشترکہ اثرات سے گرانی کے توقعات میں کمی آئی۔ مں 09ء کی دوسری ششماہی کے اختتام پر قومی گرانی میں کمی ایک حوصلہ افزا پیش رفت تھی تاہم یہ اب بھی کافی بلند ہے۔

گرانی کی شرح میں اضافے کا باعث بننے والے خطرات معیشت میں اب بھی موجود ہیں، مثلاً: (الف) مں 10ء کے بجٹ میں اعلان کردہ مالیاتی مہمیز سے طلب کے دباؤ میں اضافے کا خطرہ ہے جس کا بیرونی کھاتے پر بھی دباؤ پڑ سکتا ہے، (ب) اشیا کی عالمی قیمتوں میں وسیع البینا اضافے کی وجہ سے گرانی میں اضافے کی توقعات بڑھ سکتی ہیں، (ج) روپے کی قدر کمزور ہونے کی صورت میں درآمدی گرانی آ سکتی ہے، اور (د) کمزور مالیاتی صورتحال۔

اس پس منظر میں اسٹیٹ بینک کی تازہ پیش گوئی کے مطابق مں 10ء میں گرانی سالانہ ہدف 9.5 فیصد سے معمولی سی بڑھ سکتی ہے۔

1.3.3 زراور بینکاری

گذشتہ سال سے جاری اقتصادی دباؤ مثلاً جاری حسابات کے خسارے کی خراب صورتحال اور مالیاتی خسارے کی غیر معمولی تسلیک سے طلب کی مہمیز مں 09ء کی ابتدا تک خاصا اضافہ ہو گیا، چنانچہ اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی سخت کر دی۔ مں 09ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ میں دوبارہ (یعنی 300 بیس پوائنٹس کا) اضافہ کیا گیا۔

سخت زری پالیسی سے نومبر 2008ء میں شروع کیے گئے معاشی استحکام پروگرام پر عمل درآمد میں بھی مدد ملی جس میں مالیاتی خسارے کی تسلیک کو محدود کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کے ثمرات آئندہ مہینوں میں طلب کرنے کی صورت میں نظر آنے لگے۔ پانچ ماہ کے اندر صورتحال بہتر ہونے پر اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ کم کر دیا۔ اپریل 2009ء سے دو مراحل⁶ میں پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 200 بیس پوائنٹس کم کیا گیا۔

مجموعی طلب میں مسلسل کمی ان شواہد سے ظاہر ہوتی ہے: (الف) دوسری ششماہی میں نجی شعبے کے قرضوں میں غیر معمولی کمی۔ طلب کا دباؤ کم ہونے کے علاوہ قرضوں میں سست روی اس وجہ سے بھی آئی کہ غیر ادا شدہ قرضے بڑھنے پر بینکوں نے محتاط رویہ اپنایا، (ب) درآمدات کی سال بسال نمو میں بتدریج کمی سے جاری حسابات کا خسارہ کم ہوا، اور (ج) مالیاتی نظم و ضبط میں بہتری اور مرکزی بینک سے میزانیہ قرض گیری میں کمی کی وجہ سے مالیاتی پہلو سے طلب مسلسل گری ہے۔ مارچ 2009ء کے بعد سے صوبہ سرحد کے بے گھر افراد کی آباد کاری کے باعث سے مالیاتی اخراجات خاصے بڑھ جانے کے باوجود مرکزی بینک سے سرکاری قرض گیری میں کمی آئی ہے۔

اس کے نتیجے میں ملکی معیشت پر گرانی کا دباؤ کم ہوا جسے اجناس کی عالمی قیمتیں گرنے سے مزید تقویت ملی۔ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال کم ہو کر 13.1 فیصد پر آ گئی جبکہ اگست 2008ء میں یہ 25.3 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔ گذشتہ چند برسوں سے جاری، بلند غذائی گرانی کے دورانی کے اثرات کم ہوئے ہیں کیونکہ (الف) بے لچک بلند گرانی میں تیزی سے کمی دیکھی گئی، اور (ب) گرانی کی توقعات، جن کے ذریعے دورانی کے اثرات مجموعی گرانی پر منتقل ہوتے ہیں، بالآخر معدوم ہونا شروع ہوئے۔

مں 09ء میں زری کی نمو گذشتہ سال کی 15.3 فیصد بھر پور نمو سے گر کر 9.6 فیصد رہ گئی۔ اگرچہ بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی خاصی حد تک روک لی گئی تاہم بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں کی نمو کا تیزی سے گرتا زری کی نمو میں کمی کی وضاحت کرتا ہے۔ مں 09ء میں نجی شعبے کے قرضوں اور بینکوں سے میزانیہ قرض گیری میں کمی آنے سے خالص ملکی اثاثوں میں سست روی دیکھی گئی حالانکہ اجناس کی مالکاری اور سرکاری شعبے کی قرض گیری سے قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہو گیا تھا۔ مالیاتی تسلیک کی سست رفتاری کا اثر زری بنیادی نمو گرنے سے ظاہر ہوتا ہے جو مں 08ء کی 22.3 فیصد سے مں 09ء میں 1.9 فیصد رہ گئی۔

⁶ اپریل 2009ء میں 100 بیس پوائنٹس کی کمی کے بعد اگست 2009ء میں مزید 100 بیس پوائنٹس کم کیے گئے۔

گزشتہ چند برسوں کے دوران بینکاری شعبے کی مستحکم کارکردگی، اس کے بنیادی سرمائے میں اضافے اور ساتھ ہی تمویل کی سخت شرائط کی وجہ سے بینک ملکی اور بیرونی دھچکے برداشت کرنے کے قابل ہو گئے۔ اگرچہ 2008ء میں بینکوں کے بنیادی سرمائے کی نمو کم ہوئی تاہم یہ سرمایہ کی مناسب سطح پر ہیں۔ معاشی سست روی سے اثاثوں کا معیار خراب ہوا ہے تاہم غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کی رفتار سست پڑ گئی ہے۔ ان مشکل حالات کے باوجود بینکوں کو 43 ارب روپے کا منافع ہوا۔ بینکوں میں امانتوں کی مجموعی نمو کمزور رہی تاہم معین امانتوں میں بتدریج نمو ہو رہی ہے۔

1.3.4 سرکاری مالیات

مالی سال 2009ء میں معاشی استحکام پروگرام کے کامیاب نفاذ کے نتیجے میں مالی سال کا میزانیہ خسارہ 2.2 فیصدی درجے کی کے ساتھ جی ڈی پی کے 5.2 فیصد پر آ گیا۔ م س 09ء میں مالیاتی توازن میں بہتری کی بڑی وجہ مجموعی اخراجات کی نمو کا تیزی سے گھٹنا ہے۔ مجموعی محاصل کی نمو میں خاصے اضافے کے باوجود جی ڈی پی میں اس کا حصہ گزشتہ برس کے 14.3 فیصد سے کم ہو کر 14.1 فیصد رہ گیا۔

مالیاتی بہتری سے قطع نظر مجموعی مالیاتی خسارے میں کمی آخر جون 2009ء کے ہدف سے 118.2 ارب روپے کم رہی۔ سہ ماہی رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بجٹ خسارہ م س 09ء کی تیسری سہ ماہی تک مقررہ ہدف کے مطابق رہا، تاہم چوتھی سہ ماہی کے اختتام تک مالیاتی خسارے میں بھاری اضافہ ہوا جو کہ صوبہ سرحد کے بے گھر افراد اور صوبوں کی ترقیاتی سرگرمیوں کے اخراجات بڑھنے کی عکاسی کرتا ہے۔

مالی سال 2009ء کے دوران میزانیہ مالکاری کے ذرائع میں خوش آئند تبدیلی آئی اور مرکزی بینک سے قرض گیری سے اجتناب کیا گیا۔ دوران سال مالیاتی خسارے میں کمی اور اسٹیٹ بینک سے میزانیہ قرض گیری پر عائد سخت حدود سے قطع نظر، مالیاتی پائیداری کے لیے مالیاتی استحکام کا تسلسل ضروری ہے اور اس کا دار و مدار آئندہ مہینوں اور برسوں میں مؤثر ساختی اصلاحات پر ہے۔

حکومت میزانیہ مالکاری کے لیے اسٹیٹ بینک کے بجائے کمرشل بینکوں سے قرضے لینے میں اس لیے کامیاب رہی کہ م س 09ء میں نجی شعبے کے قرضوں کی طلب کافی کم ہو گئی تھی۔ حکومتی قرض گیری سے شرح سود میں معمولی اضافہ ہوا، تاہم نجی شعبے میں قرضوں کی طلب بڑھنے سے شرح ہائے سود میں اضافے کا خالص دار بڑھ سکتا ہے۔

1.3.5 ملکی دیہی قرضے

مالی سال 2009ء میں پاکستان کے قرضہ جات و واجبات کے اسٹاک میں 27 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا جو م س 08ء کے 27.4 فیصد اضافے سے تھوڑا ہی کم ہے۔ قدرے کم مالیاتی خسارے کے باوجود مالی سال میں اس اسٹاک میں بھرپور نمو اس امر کی عکاس ہے کہ مجموعی مالیاتی حسابات نیز ملک کے جاری حسابات میں عدم توازن اب تک خاصا زیادہ ہے۔ اس میں درج ذیل عوامل کارفرما ہیں: امدادی (نہ کہ قرضہ جاتی) رقوم کی کم دستیابی، بڑھتے ہوئے ذخائر کا اثر، کثیر فریقی امداد میں اضافہ نیز شرح مبادلہ میں منفی رد و بدل کی بنا پر بیرونی قرضے کا روپے میں بڑھنا۔ نتیجتاً ملک کی مجموعی قرضہ جاتی برداشت کے اظہار یے م س 09ء میں مسلسل دوسرے سال خرابی کا شکار رہے۔ خاص طور پر مجموعی قرضہ جات اور جی ڈی پی کا تناسب، جو ملک کی قرضہ جاتی برداشت کا عمدہ پیمانہ ہے، م س 09ء میں مزید بڑھ کر 61 فیصد ہو گیا جبکہ م س 07ء میں یہ جی ڈی پی کے 56.8 فیصد تک گر گیا تھا۔ اسی طرح ادائیگی قرض اور مجموعی محاصل کا تناسب، جو حکومت کی قرض اتارنے کی استعداد کا عکاس ہوتا ہے، م س 09ء میں بڑھ کر 49.1 فیصد ہو گیا جبکہ م س 08ء میں یہ 45.3 فیصد تھا۔

نیز مالیاتی ذمہ داری اور متحد قرضہ ایکٹ، ہر مالی سال کے دوران قرضہ جات و واجبات کے اسٹاک میں بطور فیصد جی ڈی پی، 2.5 فیصدی درجے کی کا جو تقاضا کرتا ہے اسے مسلسل دوسرے سال پورا نہ کیا جاسکا۔ قرضوں کے اظہار یوں میں بگاڑ کی بنا پر بے حد ضروری ہو گیا ہے کہ انتظام قرضہ کی پالیسی پر ہنگامی طور پر نظر ثانی کی جائے تاکہ معیشت قرضہ جاتی برداشت کے رستے پر جلد واپس آجائے۔

ادائیگیوں کا توازن

جاری حسابات کا خسارہ چار برس تک تیزی سے بڑھتے رہنے کے بعد م س 09ء میں کم ہو کر جی ڈی پی کے 5.3 فیصد پر آ گیا جبکہ گذشتہ م س 08ء یہ جی ڈی پی کا 8.4 فیصد تھا۔ خسارے میں اس کمی نے دوران عرصہ مالی حسابات کے فاضل میں ہونے والی کمی کے اثرات عمدگی سے زائل کر دیے۔ چنانچہ م س 09ء میں بیرونی حسابات کا مجموعی خسارہ 40.1 فیصد کم ہو گیا۔

بیرونی حسابات کی سالانہ صورتحال میں ساری بہتری م س 09ء کے نومبر تا جون عرصے میں رونما ہوئی۔ مالی سال کے ابتدائی چار ماہ میں درآمدات کے بلند نرخ اور مالی رقوم کی آمد میں تیزی سے کمی کی وجہ سے شرح مبادلہ پر خاصا دباؤ پڑا اور زر مبادلہ کے ذخائر تیزی سے کم ہو گئے۔ حالات کی سنگینی اور بین الاقوامی بازار سرمایہ عالمی مالی بحران کے باعث پہنچنے سے دور ہو چکا تھا چنانچہ پاکستان کے پاس کوئی راستہ نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ ادائیگیوں کے بحران کا خطرہ ٹالنے کے لیے آئی ایم ایف سے مدد مانگے، لہذا آئی ایم ایف کے ساتھ پروگرام پر عملدرآمد کے نتیجے میں اگلے چند ماہ (نومبر تا جون م س 09ء) کے دوران بیرونی حسابات کے خسارے میں نمایاں بہتری آئی۔

نومبر تا جون م س 09ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں خاصی کمی اور کثیر جہتی ایجنسیوں کی طرف سے قرضے ملنے کی وجہ سے مجموعی بیرونی کھاتوں میں فاضل رقم آ گئی۔ جاری حسابات میں بہتری کی وجوہات یہ تھیں: (الف) درآمدات کے نرخ گرنے، طلب کا مجموعی دباؤ کم ہونے، اور شرح مبادلہ میں نمایاں تخفیف سے درآمدات تیزی سے کم ہوئیں، اور (ب) ترسیلات میں اثر انگیز اضافہ۔ اس بہتری کا اظہار شرح مبادلہ میں استحکام اور زر مبادلہ کے ذخائر میں دوبارہ اضافے سے بھی ہوتا ہے۔

بیرونی کھاتے میں آنے والی بہتری کو برقرار رکھنا دشوار ہوگا۔ ایک طرف ترسیلات میں کمی کے خطرے، اجناس کی عالمی قیمتوں کی بحالی اور ملکی اقتصادی سرگرمیاں بحال ہونے سے درآمدات بڑھنے کی صورت میں جاری حسابات کے خسارے میں مزید کمی لانا مشکل ہوگا۔ دوسری جانب سرمایہ کاری رقوم کی آمد بھی خطرے سے دوچار ہے کیونکہ پاکستان کا ریاستی خطرہ قرض اب بھی خاصا بلند ہے اور دوسرے ملکوں سے سرمایہ کاری کی آمد غیر یقینی ہے، اس لیے ملک کو جاری حسابات کا خسارہ پورا کرنے کے لیے قرضوں کی رقوم پر انحصار کرنا ہوگا۔

بیرونی تجارت

مالی سال 09ء کے دوران پاکستان کی تجارتی کارکردگی میں خاصی بہتری آئی۔ اس دوران تجارتی خسارے میں 18.5 فیصد کی سال بسال کمی دیکھی گئی جو کہ م س 03ء سے مسلسل بڑھ رہا تھا۔ اس کا سبب م س 09ء کے دوران درآمدات میں 12.9 فیصد سال بسال کمی ہے جس نے اسی عرصے کے دوران برآمدات میں 6.7 فیصد کمی کے نقصانات کو ڈھانپ لیا۔ عالمی کساد بازاری اور ایشیا کی عالمی قیمتیں گرنے کی وجہ سے م س 09ء کے دوران درآمدات اور برآمدات کی نمونیں کمی متوقع تھی تاہم بعض اندرونی عوامل خصوصاً بجلی کے بحران کی وجہ سے درآمدات اور برآمدات میں توقع سے زائد کمی واقع ہوئی، نتیجتاً م س 09ء کے دوران درآمدات اور برآمدات میں وسیع البندیا کی آئی۔

1.3.7 سماجی و اقتصادی صورتحال

ملک کے معاشرتی و معاشی اظہاریوں کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ م س 09ء کے دوران صحت، تعلیم اور روزگار کے بعض اظہاریوں میں معمولی بہتری آئی جبکہ غربت میں اضافہ ہوا۔ آبادی کے اظہاریوں سے پتہ چلتا ہے کہ جنوبی ایشیائی خطے میں پاکستان کی آبادی کی شرح نموسب سے بلند ہے۔ سال کے دوران خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا جبکہ بے روزگاری کی شرح میں معمولی کمی آئی۔ گذشتہ برسوں کے مقابلے میں صحت اور تعلیم کے شعبوں میں بہتری کے باوجود پاکستان ان شعبوں پر وسائل خرچ کرنے میں جنوبی ایشیا میں سب سے آخری نمبر پر ہے۔

حکومت غریبوں کی مدد کے لیے مختلف معاشرتی و معاشی پروگرام چلا رہی ہے۔ بے روزگاری اور صحت و تعلیم کی سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے غربت بڑھ رہی ہے اس لیے معاشرے کے پسماندہ طبقے کو ریلیف دینے کے لیے حکومت کو طویل مدتی کثیر جہتی طرز فکر اپنانے کی ضرورت ہے۔